REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲۷ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۲۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۶ اکتوبر بوقت سوا دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں؀

پاکستان کشمیر کے متعلق ہندوستان سے رائے شماری کی بنیاد پر ہی بات چیت کریگا

جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں پاکستانی وفد کے قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں پاکستانی وفد کے قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان کشمیر کے متعلق ہندوستان سے صرف اسی بنیاد پر بات چیت کریگا کہ ریاست میں آزادانہ رائے شماری کرائی جائے آپ نے امید ظاہر کی کہ کشمیر کا مسئلہ ایک نہ ایک دن حل ہو جائے گا۔ آپ نے کہا اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان خیرسگالی کے جذبات برقرار رہیں۔ تو تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے سلامتی کونسل کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے

آپ نے خیال ظاہر کیا کہ اگر نہری پانی کے متعلقہ پیچیدہ مسئلہ کو باہمی بات چیت کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی طرح مسئلہ کشمیر بھی پرامن طریقے سے حل نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ نہری پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے عالمی بنک کے نمائندوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے سلامتی کونسل مناسب کارروائی کر سکتی ہے۔ اور اس عظیم عالمی ادارہ کی اس مسئلہ کے بارے میں قراردادیں ابھی تک موجود ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ تنازعہ سلامتی کونسل کی امداد سے حل نہ ہو — مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد ایک روز قبل لاہور پہونچے تھے۔ آپ نے یہاں اپنے دو دن کے قیام کے دوران گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کی۔ اور صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی کارگزاری کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ اور پھر آپ نے کل شام صوبائی سکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ایک طویل تحریری بیان میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی کارروائی پر تبصرہ کیا اور بتایا کہ پاکستانی وفد کا مختلف بین الاقوامی مسائل کے بارے میں کیا رویہ رہا۔

ریاست دیر میں مشاورتی کونسل بنائی جائے گی

کونسل بیس ممبران پر مشتمل ہوگی۔ اسکا چیئرمین گورنر کی منظوری سے مقرر ہوگا

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ریاست دیر میں ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی۔ جو ریاست کے انتظامی امور سے متعلق حکمران کو مشورہ دے گی۔ کونسل بیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔ ریاست کے حکمران گورنر مغربی پاکستان کی منظوری سے اس کا چیئرمین مقرر کریں گے یاد رہے ریاست میں ہسپتال اور سڑکیں تعمیر کرنے کے احکام پہلے ہی صادر کئے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ اس نئے نظام کے تحت عوام کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں عنقریب بعض اور اقدامات بھی عمل میں لائے جائیں گے۔

— ٹوکیو ۲۶ اکتوبر۔ کابینہ جاپان نے فیصلہ کیا ہے کہ عام انتخابات بیس نومبر کو کرائے جائیں؀

یوم انقلاب کے سلسلہ میں

صدر مملکت آج تقریر نشر کریں گے

راولپنڈی ۲۶ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں آج شام سوا سات بجے یوم انقلاب کے سلسلہ میں قوم کے نام ایک پیغام نشر کریں گے۔ ریڈیو پاکستان کے سارے سٹیشن اس پیغام کو ریلے کریں گے۔ ان کی تقریر انگریزی میں ہوگی۔ جس کے فوراً بعد اردو اور بنگالی زبانوں میں ترجمہ نشر کیا جائے گا

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ اکتوبر کو یوم انقلاب کی تقریب کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۸ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

مرزا سلام اللہ صاحب کہاں ہیں؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مرزا سلام اللہ صاحب متوطن قادیان جہاں بھی ہوں مجھے اس روایت کی تفصیل سے اطلاع دیں جو وہ اخبار شبھ چنتک قادیان کے آریہ مینیجر یا ایڈیٹر کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب وہ طاعون کی مرض میں مبتلا ہوا تو اس نے حضرت مولوی عبید اللہ صاحب بسملؓ کو کہلا بھیجا۔ کہ از راہ مہربانی میرا علاج کریں۔ حضرت بسمل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھ کر حضور سے اجازت چاہی۔ حضور نے بخوشی اجازت دی۔ مگر ساتھ ہی فرمایا علاج بے شک کریں مگر یہ شخص بچیگا نہیں وغیرہ وغیرہ

(۲) نیز مرزا سلام اللہ بیگ صاحب مجھے اخبار شبھ چنتک کے ایڈیٹروں اور مینیجروں کے نام سے بھی مطلع فرمائیں۔ جو غالباً بھگت رام اور اچھر چند تھے اور ان کا ایک تیسرا ساتھی بھی تھا۔ جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔

(۳) یہ بھی لکھیں کہ ان میں سے ایڈیٹر کون تھا اور مینیجر کون تھا؟ مجھے اس اطلاع کی فوری طور پر ضرورت ہے جزاء اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۱۰

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب قریباً دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ لہذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اب اس چندے کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تا جلسہ تک ہر جماعت اس چندے کا بجٹ پورا کرلے؀

(ناظر بیت المال)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

انقلاب انسانی زندگی کا ایک معمول ہے۔ زمانہ ہر وقت تغیر میں رہتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو زندگی دوبھر ہو جائے۔ ہر چیز کی طرح ملکوں کے حالات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ تاہم ایک تغیر بتدریج ہوتا ہے اور کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس طرح ندی میں یکدم پانی کا ریلا آجاتا ہے۔ اسی طرح ملکوں میں بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ انگلستان کے ایک قدیم بادشاہ شاہ آرتھر کی زبانی ٹینی سن نے کہا ہے تاکہ ایک اچھا رواج کہیں دُنیا کو خراب نہ کر دے۔ اس لئے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ذوق دہلوی نے بھی کہا ہے کہ ؎

بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

اس لئے ملکوں میں بھی انقلاب آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ایک ایسا ہی انقلاب ہمارے ملک میں بھی رونما ہوا ہے۔ یہ انقلاب کیوں آیا اس کی وجہ یہی ہے کہ ملک میں کوئی خاطر خواہ مفید تغیر نہیں ہو رہا تھا۔ جہاں تک ملکی ارتقا کا تعلق ہے حکومت خود تو ایک جامد چیز بن گئی تھی البتہ حکمران روز بروز بدلتے رہتے تھے۔ لیکن ان حکمرانوں کا بھی ایک خاص طبقہ تھا جو ادلتا بدلتا رہتا تھا۔ تبدیلی جو ہوتی تھی وہ اس طبقے کے اندر ہوتی تھی۔ اس لحاظ سے حکمرانی ایک طبقہ میں محدود ہو کر جمود کی حیثیت اختیار کر چکی تھی۔

ملک ایک گندہ جوہڑ بن گیا تھا جس میں ہوا سے لہریں تو ضرور پیدا ہوتی تھیں مگر چونکہ پانی تمام گندہ تھا جس میں لہریں اٹھتی تھیں کوئی تازہ پانی کی رو اس میں نہیں پڑتی تھی اس لئے روز بروز سڑاند بڑھتی جاتی تھی اور دریا کی لہریں جو اپنے چشمہ سے ہمیشہ تازہ پانی لینے کی وجہ سے ہمیشہ اس کو صاف اور تازہ رکھتی ہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہ تھی اس لئے جو لہریں یہاں پیدا ہوتی تھیں وہ صفائی کرنے کی بجائے گندگی کو اور بھی حل کرنے کے کام آتی تھیں جس سے سڑاند اور بھی زیادہ ہوتی جا رہی تھی۔

اس حکومتی جمود کی وجہ سے تمام ملک بدبودار ہو گیا تھا۔ کوئی سرکاری محکمہ، تجارتی کاروبار، صنعت و حرفت کا کوئی ایسا کارخانہ کوئی نجی کام الغرض زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جس میں اس کا اثر سرایت نہ کر گیا تھا۔ سمگلنگ۔ بلیک مارکیٹ۔ رشوت ستانی وغیرہ جرائم صرف بڑے بڑے پیمانے پر ہی نہیں ہو رہے تھے بلکہ جونکوں کی طرح معاشرے کے ہر گوشے میں گھسے ہوئے تھے رزق حلال کمانے والوں کے لئے میدان تنگ سے تنگ ہو کر رہ گیا تھا۔ لائسنسوں کا بیوپار کھلے بندوں ہوتا تھا قیمتوں میں ہر سودے پر اضافے چڑھ چڑھ کر صارفین کے لئے سوہان روح بنے ہوئے تھے اور یہ اضافے بجائے کسی ملکی ترقی میں کام آنے کے مہذب ڈاکوؤں کے بینک بیلنس بڑھانے میں کام آرہے تھے۔

انسان چونکہ ایک زندہ ہستی ہے کوئی مٹی یا پتھر کا بت نہیں اس لئے ظاہر ہے کہ ایسی حالت تادیر قائم نہیں رہ سکتی تھی مظلوموں کی آہیں خالی نہیں جا سکتی تھیں۔ بہت سے دل تھے جو اس حالت کو دیکھ کر غمگین تھے اور اندر ہی اندر سلگ رہے تھے۔ اس لئے جیسا کہ ہوتا آیا ہے ضرور تھا کہ یہاں بھی انقلاب رونما ہوتا۔ چنانچہ یہ انقلاب ہوا۔ اور لطف یہ ہے کہ انقلاب اس طرح دبے پاؤں اور بغیر شور و شر کے آیا کہ شاید موجودہ دُنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔

دنیا کی تاریخ میں ہزاروں انقلابوں کے حالات ملتے ہیں۔ مگر ایسا انقلاب جیسا کہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پاکستان میں آیا کبھی اور کہیں نہیں آیا۔ ریڈیو کی ایک خبر نے پاکستان کے رہنے والوں اور ساری دُنیا کو اس انقلاب سے روشناس کر دیا اور بس۔ نہ کوئی خون کا قطرہ گرا نہ کہیں گولیاں چلیں اور نہ کہیں عمارتیں زمین دوز ہوئیں۔ صرف حیرت ہوئی اور حیرت کے بعد ایک نہایت جانفزا حرکت پاکستان کی ساری فضا میں دوڑ گئی۔

شاید دنیا میں یہ پہلا انقلاب ہے جس کو ملک کی اکثریت نے دل سے خوش آمدید کہا حقیقت یہ ہے کہ جابر طبقہ عموماً قلیل التعداد ہوتا ہے کسی ملک کی اکثریت ہی ہوتی ہے۔ جو ایسے طبقے سے نالاں ہوتی ہے۔ جو دیانتداری سے زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔ مگر قلیل التعداد جابر طبقہ اس کو ایسا نہیں کرنے دیتا وہ صرف اپنے حلوے مانڈے کی خیر مناتا ہے اسکو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ ملک تباہ ہوتا ہے یا عوام بدحال ہیں۔ وہ تو صرف اپنے مفادات کو دیکھتا ہے منصوبہ بندیاں جو وہ کرتا ہے اور جن پر وہ کبھی عمل نہیں کرتا محض عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کیلئے ہوتی ہیں بظاہر وہ عوام کیلئے سب کچھ کرتا ہوا نظر آتا ہے لیکن درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں کرتا صرف کمرے کا فرنیچر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر کرنے سے اپنی انتہائی مصروفیت کا تصور دیتا ہے۔

۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب نے اس طبقہ کی قلعی کھول کر رکھدی ہے جو کچھ وہ ۱۲/۱۳ سال میں نہ کر سکا وہ اس انقلاب نے دو سالوں میں کر کے دکھا دیا ہے۔ شفاف اور صاف پانی کی رو بہ کر تمام گندگیوں کو دھوتی چلی جا رہی ہے۔ عوام کے دلوں میں حکومت کی طرف سے ایک ایسا اعتماد پیدا ہو چکا ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں پیدا ہوا تھا بہت سے پیچیدہ مسائل جو روز بروز پیچیدہ تر ہوتے چلے جاتے تھے اب ان کی بہت سی الجھنیں نکل چکی ہیں نہ صرف اندرونی حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ اور زرعی اصلاحات اور بعض تعمیری کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ اور بنیادی جمہوریتوں کے اجراء سے عوام میں ایک حرکت پیدا ہو گئی ہے بلکہ بین الاقوامی وقار بھی اپنی بنیادوں پر مستحکم ہو گیا ہے۔ ہمسایہ ملک بھارت سے جو تنازعات تھے ان میں سے ایک بہت بڑا مسئلہ نہری پانی کا تھا جو حل ہو گیا ہے اور کشمیر کے معاملہ میں بھی فضا کسی قدر صاف ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انقلاب سے پہلے حکومت کہلاتی تو جمہوریت تھی مگر جمہوریت کا صرف غبار ہی اڑتا ہوا نظر آتا تھا۔ بے بنیاد سیاسی پارٹیاں اسلام کو بدنام کر رہی تھیں۔ ہوا و ہوس کی آندھیاں ہر طرف چل رہی تھیں جسے کہتے کو جمہوریت تھی۔ مگر عوام کو کہیں نظر نہیں آتی تھیں۔ اب انقلاب کے بعد عوام کو علم ہوا ہے کہ جمہوریت کیا چیز ہوتی ہے۔ اسی طرح انقلاب نے بہت سی گندگیوں کو دھویا ہے۔ کروڑوں روپوں کا سونا سمندر میں چھپا پڑا ہی نہیں نکالا بلکہ کروڑوں ایسا روپیہ جو ٹیکس وغیرہ یا جائیداد کی صورت میں غبن کیا گیا ہوا تھا وہ بھی برآمد کیا ہے۔ مہاجرین کی آبادکاری کا ایک لاینحل مسئلہ ملک کے لئے وبال بنا ہوا تھا۔ اسکو حل کر دیا گیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر انقلاب صرف یہی ایک کام کرتا اور کوئی اور کام نہ کرتا تو پھر بھی قابل تعریف ٹھہرتا۔ اس ایک مسئلہ کے حل سے پاکستانی معاشرہ میں ایک ٹھہراؤ اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے اور لاکھوں مایوس دلوں کے زخم [illegible] پر پھایا لگ گئے ہیں۔ سرکاری دفتر جو جمود کا شکار تھے۔ اب حرکت کرنے لگے ہیں۔ رشوت کا بازار سرد پڑ گیا ہے

الغرض جتنا صحت مند کام انقلاب نے اس تھوڑے عرصہ میں کیا ہے اتنا لمبے لمبے عرصوں میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اور کمال یہ ہے کہ جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں ملک کی "تانی کی تانی" ہی بگڑی ہوئی تھی۔ ایسی حالت کو سنوارنا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ تاہم نیک نیتی سے سب کچھ ممکن ہے۔ اور یہی ہے جو یہاں ہوا ہے۔

بطشِ خُدا سے خود کو بچائیں تو بات ہے

کرتب نیا کوئی وہ دکھائیں تو بات ہے
فطری حدود سے پرے جائیں تو بات ہے

مرغی بغیر انڈے کے چوزہ بنا لیا
مرغی بغیر انڈا بنائیں تو بات ہے

مشرق سے روز چڑھتا ہے خورشید تابدار
مغرب سے ایک روز چڑھائیں تو بات ہے

جو ایک لمحہ عمر کا آگے گذر گیا
وہ ایک لمحہ پیچھے ہٹائیں تو بات ہے

غنچہ سے پھول بادِ صبا نے کھلا دیا
پھر اس کو غنچہ کر کے کھلائیں تو بات ہے

انکار تو خدا کا ہے تنویرؔ سہل بات
بطشِ خدا سے خود کو بچائیں تو بات ہے

پاکستان کی زرعی ترقی میں ایک سنگ میل

نہری پانی کا معاہدہ

نہری پانی کا معاہدہ پاکستان کی زرعی ترقی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے دو ہمسایہ ممالک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک طویل تنازعہ کا خاتمہ ہو گیا اور پانی کے پُرامن استعمال اور دریائے سندھ اور اس کے پانچ معاون دریاؤں کے پانی سے جس پر دونوں ملکوں کے ۵۰ ملین افراد کی روزی کا دارومدار ہے۔ زیادہ فائدہ اٹھانے کی راہیں کھل گئی ہیں۔

اس عظیم الشان معاہدہ پر ۱۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پاکستان کی جانب سے اور پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ہندوستان کی جانب سے اور مسٹر ڈبلیو اے بی ایلیف نائب صدر عالمی بنک نے عالمی بنک کی جانب سے دستخط کئے۔ یہ معاہدہ ہونے سے نہ صرف پاک و ہند کے تعلقات کا ایک نیا باب کھل گیا۔ بلکہ مغربی پاکستان کی زرعی خوشحالی بھی یقینی بن گئی۔

حقیقت میں یہ معاہدہ ایک مفاہمت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور صدر پاکستان کے الفاظ میں یہ حل مثالی نہیں ہے۔ مثالی حل آپس کی گفت و شنید سے شاذ ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔ لیکن ان حالات میں یہ بہترین حل ہے۔ جو معاملہ کے حسن و قبح اور قانونی نوعیت سے قطع نظر ہمارے زیادہ تر حق میں ہے۔ یہ معاہدہ صدر پاکستان محمد ایوب خاں کی حکومت کے تدبر کا نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ ایک بین الاقوامی مالی معاہدہ بھی ہوا ہے۔ جس پر آسٹریلیا کناڈا جرمنی نیوزی لینڈ۔ پاکستان۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں اور عالمی بنک کے نمائندوں نے دستخط کئے۔ یہ معاہدہ طاس سندھ کے ترقیاتی فنڈ کے سلسلہ میں ہوا ہے جس کی تعمیر پر ۹۰۰ ملین ڈالر خرچ ہوں گے۔

طاس سندھ کا پانی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان گزشتہ ۱۲ سال سے تنازعہ کا باعث بنا ہوا تھا۔ یکم اپریل ۱۹۴۸ء کو ہندوستان نے پاکستان کو نہری پانی کی رسد روک دی تھی۔ اس کی وجہ سے پاکستان میں لاکھوں آدمیوں کو فاقہ کشی کا سامنا کرنے کی نوبت آ گئی تھی۔ اس لئے ایک وفد دہلی بھیجا گیا۔ اور بعض نہروں سے پانی کی فراہمی کو بحال کرایا گیا۔ لیکن اس کے بعد ہندوستان نے تین مشرقی دریاؤں راوی بیاس ستلج پر اپنے حقوق ملکیت کا دعویٰ کر دیا۔ اس سے پاکستان کے لئے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ ہندوستان کے ساتھ تین سال تک براہ راست گفت و شنید بے سود ثابت ہوئی۔

فروری ۱۹۵۴ء میں عالمی بنک نے طاس سندھ کے پانی کی تقسیم کے لئے ایک تجویز پیش کی۔ جس کے مطابق تین مشرقی دریاؤں راوی ستلج اور بیاس کا پانی ہندوستان کے استعمال کے لئے اور تین مغربی دریاؤں سندھ جہلم اور چناب پاکستان کے لئے معین کئے گئے تھے۔ اور اس سلسلہ میں پاکستان میں جو نہریں تعمیر کی جائیں۔ ہندوستان اس میں مالی امداد دیتا۔ ہندوستان نے ان تجاویز کو منظور کر لیا تھا۔ لیکن پاکستان نے بعض وجوہ کی بناء پر ان تجاویز کو منظور نہیں کیا۔ اس کے بعد کئی سال تک ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان واشنگٹن میں گفت و شنید جاری رہی۔ مئی ۱۹۵۹ء تک معاہدہ کی راہ میں جو مسئلہ حائل تھا۔ اس کو صدر اور نائب صدر عالمی بنک نے ہندوستان اور پاکستان کا دورہ کر کے صاف کر لیا۔ اور باہمی گفت و شنید کے بعد ایک معاہدہ پر پہنچ گئے۔ جو نہری پانی کے معاہدہ کی بنیاد بنا۔

اس معاہدہ کے تحت دو بڑے بند پانچ بیراج اور سات نہروں کی تعمیر کی جائے گی۔ ان میں سے ایک بند دریائے جہلم پر اور دوسرا دریائے سندھ پر تعمیر کیا جائے گا۔ اور پانچ بیراج اور سات نہریں تعمیر کی جائیں گی تاکہ ان علاقوں کے لئے جو مرکزی باری دوآب نہر اور وادی ستلج نہر سے سیراب ہوتے ہیں۔ مشرقی دریاؤں کے پانی کے بدلہ کافی مقدار میں پانی حاصل ہو سکے گا۔

بند

پہلا بند جو دریائے جہلم پر تعمیر ہو گا۔ وہ منگلا گاؤں سے نزدیک ہے اور جہلم شہر سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے بند کی بلندی ۳۸۰ فٹ اور کل لمبائی تقریباً ۲ میل ہو گی۔ اس بڑے بند کے چاروں طرف ۴ چھوٹے بند اور تعمیر کئے جائیں گے جن کی بلندی ۳۰ تا ۲۴۵ فٹ ہو گی۔ جب منگلا ڈیم مکمل ہو جائے گا۔ تو وہ دنیا کے سب سے بڑے بندوں میں شمار ہو گا۔ جس کی وسعت ۸۰ ملین کیوبک گز ہو گی۔ بند کے ذریعہ جو آبی ذخیرہ کیا جائے گا۔ وہ ۳۹ میل لمبا ہو گا۔ اور ذخیرہ کی استعداد ۵ء۴ ملین ایکڑ فٹ ہو گی۔ اس آبی ذخیرہ کی تعمیر کی زد میں ۱۴۵ دیہات آئیں گے۔ اور ان دیہاتوں کے ۸۵۰۰۰ باشندوں کو دوبارہ آباد کیا جائے گا۔

دوسرے بند کی تعمیر دریائے سندھ پر کی جائے گی۔ اور وہ تربیلا گاؤں کے قریب ہو گا۔ جو ہری پور سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تربیلا بند بھی مکمل ہونے پر دنیا کے سب سے بڑے بندوں میں شمار ہو گا۔

نہریں

آٹھ نہریں تعمیر کی جائیں گی۔ جن کا پھیلاؤ تقریباً ۴۰۰ میل لمبائی میں ہو گا ان نہروں کے ذریعہ مغربی دریاؤں سے ان علاقوں کو پانی فراہم کیا جائے گا۔ جن کی پہلے آب پاشی مشرقی دریاؤں سے ہوتی تھی۔ ان نہروں سے ۵۰ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

سات نئی نہریں حسب ذیل ہیں۔

چشمہ۔ جہلم نہر
تونسہ۔ پنجند نہر
رسول۔ قادر آباد نہر
قادر آباد۔ بلوکی نہر
ترمو۔ سدھنائی نہر
سدھنائی۔ میلسی بہاول نہر
بلوکی۔ سلیمانکی نہر نمبر ۲

بیراج

نہروں کی تعمیر کے ساتھ ۵ نئے بیراج بھی تعمیر کئے جائیں گے۔ پہلا بیراج دریائے سندھ پر چشمہ کے مقام پر ہو گا۔ اور دوسرا دریائے جہلم پر رسول کے مقام پر اور تیسرا دریائے چناب پر قادر آباد کے قریب اور چوتھا دریائے ستلج پر میلسی کے قریب ہو گا۔ ان پانچوں بیراجوں کی کل لمبائی ۳½ میل کے قریب ہو گی۔ اس کے علاوہ منصوبہ میں ٹیوب ویلوں اور پانی کی نکاس کے لئے نالیوں کی تعمیر کا کام بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۵۰۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ جن سے سیم وغیرہ کا انسداد کرنے میں مدد ملے گی

جہلم ڈیم پر ایک بجلی گھر بھی تعمیر کیا جائے گا۔ جس کی استعداد ۳۰۰۰۰۰ کلو واٹ سے زیادہ کی ہو گی

چار نہریں اور تین بیراج پہلے ۶ سال کے اندر مکمل ہو جائیں گے۔ اور بقیہ کام دس سال کے اندر مکمل ہو گا۔ اس کے مصارف طاس سندھ کے ترقیاتی فنڈ سے پورے کئے جائیں گے

نہری پانی کے تنازعہ کی اہمیت

از حافظ عبد القدوس صاحب

نہری پانی کا تنازعہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا قضیہ کشمیر بلکہ جتنا قدیم پاکستان کا وجود ہے۔ مغربی پاکستان میں دریائے سندھ اور پنجاب کے دریا اس ملک کی زندگی کا سرچشمہ بلکہ اس کی رگ حیات ہیں۔ ان دریاؤں کے پانی کے بغیر یہ علاقہ ریگستان بن سکتا ہے قیام پاکستان کے بعد ہندوستان کی حکومت ایک عارضی انتظام کے تحت ان دریاؤں کا پانی پاکستان کو دیتی رہی ہے۔ جن کے سرچشمے ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں واقع ہیں۔ وقت وقت پر اس جھگڑے نے ایسی نازک صورت حال بھی پیدا کر دی تھی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان آب پاشی کے لئے پانی کی عدم فراہمی کے باعث بڑی مشکلات میں مبتلا ہو سکتا تھا۔ لیکن ہمیشہ پاکستان کے صلح پسندوں نے اس تصفیے کے پُرامن حل کے لئے ایسے عالمی اداروں کا واسطہ تلاش کیا جو اسے منصفانہ اور معقول بنیادوں پر طے کرا سکتے تھے۔

سابقہ پنجاب کے تین مشرقی دریا بیاس راوی اور ستلج جن پر مغربی پاکستان کی معیشت بڑی حد تک منحصر ہے۔ ہندوستانی صوبہ مشرقی پنجاب میں سے بہہ کر پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ تین مغربی دریا یعنی سندھ، جہلم اور چناب کا منبع ریاست جموں اور کشمیر میں واقع ہے۔ ان دریاؤں میں مغربی پاکستان کا زیادہ علاقہ اور مشرقی پنجاب کا بہت کم علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ چنانچہ تقسیم ہند کے وقت یہ توقع کی گئی تھی۔ کہ ہند و پاکستان کا سرحدی کمیشن اپنے فیصلہ میں اس وقت کے نظام آب پاشی کو علیٰ حالہٖ قائم رکھے گا۔ لیکن ریڈکلف کے فیصلہ میں نہروں کے نظام کو بھی بڑی حد تک درہم برہم کر دیا گیا۔ اس فیصلے سے متعدد دوسرے نقصانات کے علاوہ پاکستان کو ایک یہ نقصان بھی پہنچا۔ کہ اس کے آبپاشی کے سلسلہ میں ایک مستقل تنازعہ پیدا ہو گیا۔ اگرچہ تقسیم کے کچھ عرصہ بعد ایک معاہدہ میں یہ طے ہو گیا تھا کہ پانی کا جو حصہ پاکستان کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مگر اپریل ۱۹۴۸ء میں ایک تنازعہ کی نئی بنیاد پڑ گئی۔ کیونکہ ہندوستان نے یہ مطالبہ کیا کہ اس پانی پر پاکستان کا کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اور ہندوستان جب چاہے اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے مئی ۱۹۴۸ء میں پاکستان نے عارضی طور پر ایک متعین رقم ریزرو بنک آف انڈیا میں جمع

(باقی ۶ پر)

انقلاب کے بعد ملک میں نئی اصلاحات اور عوام پر ان کا خوشگوار اثر

صدر محمد ایوب خان کی انقلابی حکومت نے دیہی بنیادی مقاصد کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مقررہ وقت کے اندران مقاصد کو پورا کرنے کے لئے حکومت اپنے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے صدر محمد ایوب خان کی ولولہ انگیز قیادت میں بڑے جوش و خروش سے قوم کی اخلاقی اور مادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے ہیں جن کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں

زرعی اصلاحات

انقلابی حکومت نے متعدد اصلاحات جاری کی ہیں تاکہ ملک کی اقتصادیات کو ترقی دے کر عوام کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ ان اصلاحات میں سے زرعی اصلاحات بنیادی ہیں جن پر پہلے ہی سے عملدرآمد شروع کیا جا چکا ہے تاکہ زمینداری کے اقتصادی ڈھانچہ کی دوبارہ تعمیر کی جائے۔ ان اصلاحات کے ذریعہ زمینوں کی ملکیت کے پرانے جاگیر دارانہ نظام کو ختم کر دیا گیا ہے اور مضبوط بنیادوں پر کاشتکاروں کو زمینوں کی ملکیت اور نگانداری کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ ان میں خود اعتمادی کی نئی روح پھونکی ہے اور معاشرہ میں ان کو ذی رتبہ بنایا گیا ہے

نیا تعلیمی نظام

صدر محمد ایوب خاں کی حکومت نے ملک کے تعلیمی نظام میں جو تبدیلیاں کی ہیں وہ بہت دور رس اور انقلاب انگیز ہیں۔ نئے نظام کے تحت ابتدائی تعلیم کو مفت اور لازمی بنا دیا گیا ہے۔ ثانوی اور اعلےٰ تعلیم میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ مساویانہ اہمیت کی ہیں۔ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت پر زور دیا گیا ہے۔

نمائندہ حکومت کی تجدید

ایسے طرز کی نمائندہ حکومت کو بحال کرنے کے اقدامات کئے گئے ہیں جو عوام کے حسب حال اور ملک کے حالات کے مطابق ہو بنیادی جمہوریتوں کی اسکیم کا نفاذ اس مقصد کے حصول کی طرف اولین اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ صدر نے ایک کمیشن بھی مقرر کیا ہے۔ جو ملک کے آئندہ دستور پر رپورٹ پیش کرے گا۔ کمیشن عوام کی خواہشات کے اظہار کے لئے ان کی شہادتیں قلمبند کر رہا ہے اور توقع ہے کہ آئندہ سال اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

نئی بیداری

اس عرصہ میں بنیادی جمہوریتوں نے اپنے ممبروں کے لئے مفید سرگرمیوں کا ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں نے عوام میں اچھا خاصا اثر قائم کر لیا ہے اور عوام میں اپنی مدد آپ کرو کا اصول اور شہری ذمہ داریوں کا شعور پیدا کر دیا ہے

دیہی باشندوں نے امداد باہمی کے متعدد اسٹور قائم کئے ہیں۔ تاکہ اچھی قسم کے بیج اور مصنوعی کھاد وغیرہ فراہم کی جا سکے۔ چھوٹے پیمانہ پر آب پاشی کے منصوبے۔ مثلاً آب پاشی کے لئے پانی کے ذخیروں کی تعمیر کا کام بھی کیا جا رہا ہے اور یہ کام خاص طور سے کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں کیا جا رہا ہے۔ جہاں پانی کی قلت ہے

معاشرتی کام کا جذبہ

بنیادی جمہوریتیں قابل قدر کام انجام دے رہی ہیں۔ دیہی علاقوں کی مادی خوشحالی کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔ انہوں نے دیہی باشندوں میں معاشرتی کام کے لئے نیا جوش و خروش پیدا کر دیا ہے۔ اس سے بعض علاقوں میں جرائم میں کمی ہوئی ہے۔

قلات ڈویژن میں معاشرتی اصلاحات کی وجہ سے پرانے زمانہ کا مضر طریقہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اس طریقہ کے تحت ایک قابل شادی لڑکی کا باپ ہونے والے شوہر سے رقم لیتا تھا جس کی وجہ سے کامیاب امیدواروں کو اکثر مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اس کے نتیجہ میں شادی شدہ زندگی ناخوشگوار ہو جاتی تھی

صدر محمد ایوب خان نے "اپنی مدد آپ کرو کے ذریعہ خوشحالی" کے جس اصول کی بار بار تلقین کی ہے۔ اسے عوام نے قبول کر لیا ہے اور بنیادی جمہوریتیں عوام کی قوت کو ترقی اور خوشحالی کے تعمیری راستہ پر لگانے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

درخواست دعا

عاجز کے والد صاحب تیرہ رکوع ارشاد ۱۷ صبح کے وقت گر پڑے جس سے شدید چوٹوں کے علاوہ بائیں پسلی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ کو شدید تکلیف ہے۔ عاجلہ و کاملہ صحت کے لئے احباب کرام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبد الرشید۔ ضلع لائلپور)

پاکستان کی دوسری دہ سالہ مردم شماری

پاکستان کی دوسری مردم شماری جنوری ۱۹۶۱ء میں ہوگی۔ موجودہ دور میں مردم شماری کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے اور پاکستان ایسے نوزائیدہ ملک کے لئے تو یہ خاص طور پر بہت اہم ہے،

پرانے زمانے میں مردم شماری زیادہ تر فوج مالیات اور عمال کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کے ذریعہ آبادی کے معاشرتی، اقتصادی اور پیشہ ورانہ حالات کے بارے میں بنیادی اعداد و شمار کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ باشندگان ملک کے مکانات اور ان کی صنعتوں اور ان کے پیشوں وغیرہ کے بارہ میں اعداد و شمار جمع کئے جاتے ہیں اور پھر ان کی بنیاد پر آئندہ ترقیاتی منصوبے تیار ہوتے ہیں

مردم شماری کی جدول

پاکستان میں رہنے والے ہر شخص کو جنوری ۱۹۶۱ء میں خاص طور پر مردم شماری کی ایک جدول کرانا ہوگی جسے معتمدی کابینہ نے بڑے غور و خوض کے بعد منظور کیا ہے۔

اس جدول کے سلسلہ میں تمام مرکزی وزارتوں اور دونوں صوبائی حکومتوں سے نیز یونیورسٹیوں اور ملک کے دیگر افراد سے بھی مشورے کئے گئے ہیں۔

دنیا کے پچاس سے زیادہ ملکوں کے طریقہ مردم شماری کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور مردم شماری کی جدول کی تیاری میں ان سب سے مدد لی گئی ہے۔ ان جدولوں کی بنا پر جو معلومات جمع کی جائیں گی وہ توقع ہے کہ دنیا کے دیگر ملکوں کے اعداد و شمار سے کم تر درجہ کی نہ ہوں گی۔

پاکستان کی دوسری مردم شماری کے لئے جو ۱۹۶۱ء میں کی جائے گی پورے ملک کو صوبوں۔ علاقائی خطوں، انتظامی ضلعوں میں مردم شماری کے ضلعوں اور بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر بلاک کی حدود واضح طور پر متعین کر دی گئی ہیں۔

مردم شماری کے سوال نامہ میں جسمانی معذوری کے متعلق بھی ایک سوال رکھا گیا ہے۔ اور فنی تعلیم کے خصوصی حوالے کے ساتھ تعلیم کے متعلق مزید معلومات بھی جمع کی جائیں گی۔

مکان شماری

دوسری مردم شماری کی ایک نمایاں خصوصیت مکان شماری ہے جو پاکستان میں پہلی بار ہو رہی ہے۔ یہ مکان شماری مغربی پاکستان میں مکمل کر لی گئی ہے اور مشرقی پاکستان میں ابھی جاری ہے۔

جس طریقہ سے مردم شماری کے ذریعہ باشندوں کے بارے میں اعداد و شمار کا پتہ چلتا ہے اس طرح سے مکان شماری سے ان کے مکانات وغیرہ کے سلسلہ میں معلومات فراہم ہوتی ہیں ان کی مدد سے یہ اندازہ ہو سکے گا کہ پاکستان کے باشندے کن حالات میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ نیز باشندگان پاکستان کو مکان فراہم کرنے کے مسئلہ سے نبٹنے میں بھی مدد ملے گی۔

ایک مکمل مردم شماری کا کام فوجی کام سے ملتا جلتا ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ ملک میں رہنے والے ہر شخص کے بارے میں مکمل اور صحیح معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

تمام ملک میں مردم شماری ۱۲ تا ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو ہوگی۔ سوائے ان چند علاقوں کے جو برف باری یا دیگر اسباب کی بنا پر اس مدت کے دوران دشوار گزار رہتے ہیں۔ یہ مردم شماری ۲۰ روز تک جاری رہے گی اس مدت میں پاکستان میں رہنے والے ہر شخص کو شمار کیا جائے گا۔ سوالات پوچھے جائیں گے اور ایک مختصر جدول پر کیا جائے گا۔

مردم شماری کا کام انجام دینے کی غرض کے لئے پورے پاکستان میں ڈھائی لاکھ مردم شمار افسیروں کو مقرر کیا جائے گا۔ جو اس کام کے ذمہ دار ہوں گے،

مردم شماری میں وہ تمام افراد شمار کئے جائیں گے جو پاکستان میں باقاعدہ سکونت پذیر ہیں اور وہ تمام مسافر بھی جو مردم شماری کے دوران پاکستان آئیں۔

مردم شماری کے سلسلے میں ایک بہت بڑا مسئلہ خاص طور پر بڑے بڑے شہروں میں یہ ہے کہ وہاں کی آبادی کا ایک حصہ حرکت پذیر رہتا ہے۔ یہ لوگ بے گھر اور خانہ بدوش ہو۔ تو ہیں جو سڑکوں (م)

(ص) ذخیرہ پر ہوتے ہیں۔ اعداد و شمار کی آخری رات ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کی رات "مردم شماری کی رات" کہلائے گی اور وہ ایسے لوگوں کے شمار کے لئے وقف ہوگی۔ مردم شماری مکمل ہونے کے فوراً بعد تمام ریکارڈوں کو مختلف مرکزوں میں جمع کر کے ہاتھ سے چلنے والی مشینوں کے ذریعہ معلوماتی نقشوں کی صورت میں مرتب کیا جائے گا۔ یہ تمام معلومات مختصراً مردم شماری کی رپورٹوں کی صورت میں پیش کی جائیں گی +

195

پاکستان میں نقل و حمل کے نظام کی ترقی!

ملک کی اقتصادی ترقی کا اسکے ذرائع نقل و حمل کی ترقی سے گہرا تعلق ہوتا ہے بلکہ درحقیقت اقتصادی ترقی کا اندازہ ہی ذرائع نقل و حمل کی ترقی سے لگایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی انقلابی حکومت نے اس اہم ضرورت پر خاص توجہ دی ہے۔

پاکستان کی سابقہ حکومتوں کی اس شعبہ میں بے توجہی کی وجہ سے ملک کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ پہلے پنجسالہ منصوبہ کی ناکامیابی میں ذرائع نقل و حمل کی ترقی کی طرف سے غفلت کو بڑا دخل تھا چنانچہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں اس غرض کیلئے دو ارب ۷۰ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور امید ہے کہ اس سے ملک کی نقل و حمل کی ضروریات بڑی حد تک پوری ہو جائیں گی۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی مدت کے دوران نقل و حمل کی ضروریات اور بھی بڑھ جائیں گے ان ہی منصوبہ کے تخمینوں کے مطابق مغربی پاکستان میں ۶۰ فیصدی اور مشرقی پاکستان میں ۳۰ فیصدی اضافہ ہوگا۔ ان روز افزوں ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس پروگرام کے سرکاری شعبہ کے لئے تقریباً ۱ ارب ۹۰ کروڑ روپے اور نجی شعبہ کے لئے تقریباً ۸۰ کروڑ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ جہاں تک سرکاری شعبہ کا تعلق ہے ریلوں پر ۹۹ کروڑ روپے۔ بندرگاہ چالنا پر ڈیڑھ کروڑ روپے جہازرانی پر ۲۰ لاکھ روپے۔ سڑکوں پر ۴۲ کروڑ روپے شہری پرواز پر دس کروڑ روپے ڈاک تار اور ٹیلیفون پر ۳۲ کروڑ روپے۔ نشریات پر ۴ کروڑ روپے اور سیاحی کی ترقی پر ۹۰ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس طرح نجی شعبہ میں جہاز رانی پر ۱۰ کروڑ روپے۔ اندرون ملک کے آبی ذرائع نقل و حمل پر ساڑھے ۹ کروڑ روپے روڈ ٹرانسپورٹ پر ۵۲ کروڑ روپے اور سیاحی کی ترقی پر ۱۱ کروڑ روپے صرف ہوں گے۔

ضروریات کا جائزہ

ذرائع نقل و حمل کی ترقی کا ایک طویل المیعاد منصوبہ مرتب کرنے کے لئے مشرقی و مغربی پاکستان میں ذرائع نقل و حمل کا تفصیلی جائزہ لینے کی ضرورت ہے چنانچہ مشرقی پاکستان میں ان ذرائع نقل و حمل کے تفصیلی جائزہ کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے آئی سی اے سے امریکی فوجی انجینئروں کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔ یہ جائزہ ۱۹۶۱ء تک مکمل ہو جائے گا۔ مغربی پاکستان میں بھی اس قسم کا جائزہ لیا جائے گا! اور یہاں بھی اس کام کے ۱۹۶۱ء کے آخر تک مکمل ہو جانے کی امید ہے

حکومت نے نقل و حمل کی موجودہ سہولتوں سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے اقدامات کئے ہیں۔ اس غرض سے نقل و حمل کا ایک اعلیٰ اختیار یافتہ کوآرڈینیشن اور الوکیشن بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوتا ہے یہ بورڈ ٹرانسپورٹ استعمال کرنے والوں اور ٹرانسپورٹ کی ایجنسی کی ضروریات میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اور پہلے آنے والے کا پہلے کام کے اصول کی بنیاد پر ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کا الوکیشن کرتا ہے۔

ریلوے

اسکے ساتھ وزارت ریلوے دمو اصلاحات کی کارکردگی میں بھی اضافہ کیا ہے۔ اور اس غرض سے ریلوے بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے پہلے پنج سالہ منصوبہ کی مدت کے دوران ریلوں کی ترقی پر جملہ مصارف ۹۸ کروڑ روپے کی متعینہ رقم سے تجاوز کر گئے تھے۔ اب دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ریلوں کی ترقی و بحالی کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس پروگرام کو دو مرحلوں میں منقسم کرنے کی تجویز ہے پہلا مرحلہ ۱۹۶۰-۶۲ء کی مدت کے بارے میں ہے اور اس کے لئے ۴۰ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس رقم میں کراچی کی سرکلر ریلوے کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی رقم بھی شامل ہے۔

سڑکوں کی ترقی کے لئے بھی منصوبہ میں خاص گنجائش رکھی گئی ہے اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان میں ۲۵ کروڑ روپے مغربی پاکستان میں ۲۵ کروڑ روپے اور کراچی و مخصوص علاقوں میں ساڑھے چار کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے تقریباً ۳۹۹ میل لمبی ساحلی سڑک کے سروے کا کام مکمل ہو گیا ہے اور اب اس سڑک کی تعمیر کے مصارف کے تخمینے تیار کئے جا رہے ہیں حکومت برطانیہ نے مشینری کی خریداری کیلئے دو لاکھ پونڈ کی پیشکش کی ہے اس میں سے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی مالیت کی مشینری کے آرڈر دیئے جا چکے ہیں۔ اور کافی مشینری پاکستان پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح گلگت جانے والی سڑک کی تعمیر بھی جاری ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ:-

کراچی میں روڈ ٹرانسپورٹ کی بڑی دشواریاں محسوس کی جا رہی تھیں ان دشواریوں کو دور کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے فوری اقدام کیا ہے اور ایک نیم خود مختار ادارہ کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے نام سے قائم کیا۔ یہ کارپوریشن آجکل تقریباً چار سو بسیں چلا رہی ہے اور امید ہے کہ ۱۹۶۰ء تک ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچ جائے گی۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی مدت کے دوران کارپوریشن مزید ایک ہزار بسیں حاصل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے اس کے ساتھ کراچی میں آٹو رکشا اور بے بی ٹیکسیوں کی تعداد میں بھی بڑا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کراچی کی طرح ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں بھی حکومت کی قائم کردہ بس سروسیں شروع کی جائیں گی۔ اور کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے طرز پر نیم خود مختار ادارے قائم کئے جائیں گے۔

بندرگاہ کراچی

دوسرے منصوبہ میں پہلا مقصد زیر عمل اسکیموں کو مکمل کرنا ہے۔ تیرہ گودیوں کی تعمیر ۱۹۶۱ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اس کے علاوہ بندرگاہ کے لئے دیگر نیا ضروری ساز و سامان حاصل کیا جائے گا۔ ایسٹ وہارف اسکیم کی تکمیل سے اس بندرگاہ میں مزید ۳۰ فیصدی سامان اتارا اور چڑھایا جا سکے گا۔

زیر عمل اسکیموں کی تکمیل کے علاوہ چار ایسی نئی گودیاں بھی تعمیر کی جائیں گی جو پہلے پنجسالہ منصوبہ میں شامل نہیں تھیں۔ مزید برآں دیگر ضروری کام بھی انجام دیئے جائیں گے۔ اس پورے پروگرام پر جملہ مصارف کا تخمینہ ۱۲ کروڑ ۴ لاکھ روپے کا ہے۔

بندرگاہ چٹاگانگ

بندرگاہ چٹاگانگ کی ترقی کے لئے دوسرے منصوبہ میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس میں ۷۴ لاکھ روپے زیر عمل اسکیموں کے لئے اور ایک کروڑ ۷ لاکھ روپے نئی اسکیموں کے لئے۔ ان اسکیموں کے ذریعہ دریا کی تہہ سے مٹی نکالی جائے گی روشنی کا انتظام کیا جائے گا۔ نئی کشتیاں وغیرہ حاصل کی جائیں گی اور ملازمین کے لئے کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ تمام مصارف چٹاگانگ پورٹ کمشنروں کے اپنے وسائل سے پورے کئے جائیں گے۔ اور غیر ملکی مصارف کے لئے قرضہ حاصل کیا جائے گا۔

بندرگاہ چالنا میں بھی عملہ کے لئے کوارٹر تعمیر کئے جا رہے ہیں! اور دیگر ضروری ساز و سامان حاصل کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ پہلے منصوبے کے تحت ترقیاتی مصارف ۷۰ لاکھ روپے تک پہنچ جائیں گے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں اس بندرگاہ کی فوری نوعیت کی ضروریات پوری کرنے کی طرف توجہ دی گئی ہے کیونکہ بندرگاہ کی مستقل جگہ کے تعین کے لئے جب تک دریائے مسور کا سروے مکمل نہ ہو جائے یہاں بڑی ترقیاتی اسکیموں پر عمل کرنا نامناسب ہوگا۔

حکومت نے مشرقی پاکستان میں اندرونی آبی ذرائع نقل و حمل کی ترقی کو بڑی ترجیح دی ہے اور اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انقلابی حکومت نے اپنے برسر اقتدار آنے کے ایک ماہ کے اندر یعنی ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو اندرونی آبی نقل و حمل کی اتھارٹی قائم کر دی۔ اب اتھارٹی نے دریاؤں کی سروسوں کا تمام کام جوائنٹ اسٹیمر کمپنیوں سے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں آبی ذرائع نقل و حمل کی ترقی کے لئے تقریباً ۱۸ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یعنی ۸ کروڑ روپے نیم سرکاری شعبہ میں اور تقریباً ۹ کروڑ روپے نجی شعبہ میں۔

جہاز رانی

پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے اسکے تجارتی بیڑہ میں اضافہ ہونا ناگزیر ہے پہلے منصوبہ کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی کہ ساحلی تجارت جاری رکھنے اور ملک کی بیرونی تجارت میں شریک ہونے کے لئے پاکستان کے پاس قابل اعتماد تجارتی بیڑہ ہو۔ اس وقت سے اب تک جہاز ران کمپنیوں نے دس مقابلتاً نئے جہاز حاصل کر لئے ہیں۔ چنانچہ اب تجارتی بیڑہ میں ۲۹ جہاز ہیں جن سے دونوں صوبوں کے درمیان ہر سال سات لاکھ ٹن سامان بھیجا جاتا ہے چٹاگانگ کے قریب تجارتی بیڑہ کی اکیڈمی عنقریب قائم ہو جائے گی۔ اس کام کی تکمیل کے لئے دوسرے منصوبہ میں ۱۷ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی بیڑہ میں اضافہ کے لئے دوسرے منصوبہ کی مدت میں ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے صرفہ سے تین جہاز بنائے جائیں گے۔ ایک جہاز ران کمپنی نے بھی ایک نیا مسافر جہاز خریدنے کا آرڈر دیا ہے۔

غیر ملکی تجارت کے لئے بھی پاکستان کو کم از کم چھ جہازوں کی ضرورت ہے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ان جہازوں کی خریداری کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ مزید برآں دو تیل بردار جہاز بھی خریدے جائیں گے۔ امید ہے ان تمام نئے جہازوں کے حاصل ہونے سے کثیر تعداد میں غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔

پاکستان کے عرب ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات

پاکستان اور سعودیہ عرب

سعودیہ عرب اسلامی ثقافت اور تہذیب کا گہوارہ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے متبرک مقام ہے۔ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی یہیں سکونت رہی اس جگہ سے انہوں نے تمام انسانوں کو اللہ کا پیغام اور قرآن پہنچایا۔ ہر سال دنیا کے دور دراز ملکوں سے ہزاروں مسلمان مکہ میں فریضہ حج ادا کرنے محمد رسول اللہؐ کو خراج عقیدت پیش کرنے آتے ہیں۔

پاکستان کے باشندوں کے دل میں سعودیہ عرب کے باشندوں کے لئے انتہائی برادرانہ جذبات ہیں۔ پاکستان کا وجود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کارناموں سے حاصل ہونے والے فیضان کا مرہون منت ہے۔ معضورؐ نے ایمان کا چراغ سب سے پہلے سرزمین عرب میں روشن کیا اور اس طرح اس سرزمین کو تمام مسلمانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے متبرک بنا دیا۔

پاکستان نے حصول آزادی کے فوراً بعد سعودیہ عرب سے سفارتی تعلقات قائم کئے اور ۱۹۵۱ء میں اس کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کیا۔ پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی کے مطابق دنیائے عرب کو اعانت کی پیشکش کی۔ چنانچہ پاکستان کے پہلے وفد نے اقوام متحدہ میں بڑے جوش و خروش سے عربوں کے مفاد کی حمایت کی اور فلسطین کے مسئلہ پر عظیم طاقتوں تک کی مخالفت مول لی۔ اس سے عربوں پر گہرا اثر پڑا جس کا انہوں نے اعتراف بھی کیا ہے۔ پاکستان نے اسرائیل کی حکومت کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے

۱۹۵۴ء میں شاہ سعود کے دورہ پاکستان سے ان دونوں ملکوں میں دوستانہ و برادرانہ تعلقات اور مضبوط ہو گئے۔ شاہ سعود متبرک مقامات کے محافظ ہونے کی بناء پر پاکستانی عوام کے لئے خاص طور پر واجب الاحترام ہیں۔ پاکستان آنے پر انہوں نے کہا کہ جب میں نے آپ کے محبت آمیز الفاظ اور نعرے سنے تو ایسا محسوس ہوا گویا میرے عزیز ترین بھائی میرا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اسلام مساوات کو کہتے ہیں۔ اور کسی عرب کو کسی غیر عرب پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے انہوں نے یہاں سے رخصت ہوتے وقت بھی کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب ایک جان دو قالب ہیں۔ ہم بھائیوں کی طرح۔ خوشی اور غم خوشحالی اور مصیبت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

شاہ سعود کی پاکستانیوں سے محبت کا اظہار کراچی کے قریب مہاجرین کی کالونی سعود آباد سے ہوتا ہے۔ انہوں نے رفاہ عام کے کاموں کے لئے دس لاکھ روپیہ دیا اور عرب کے ممتاز تاجروں نے بھی ۵ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا اس رقم سے سعود آباد کالونی تعمیر کی گئی ہے۔ پاکستان نے بھی ۱۹۵۸ء میں مکہ کے آتش زدگان کی ایک لاکھ روپیہ سے مدد کی تھی۔

شاہ سعود پاکستان کے معاملات سے گہری دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۵۸ء میں افغانستان و پاکستان کے درمیان سفارتی تعلقات بحال کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں اور اپنے عم محترم شہزادہ مساعد کو افغانستان و پاکستان میں مصالحت کرانے کے لئے بھیجا تھا۔

نہر سویز کے تنازعہ کے دوران جب مصر پر حملہ ہوا تھا تو سعودیہ عرب نے برطانیہ اور فرانس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ اس وقت سے پاکستان فرانس و برطانیہ میں سعودی عرب کے مفادات کی نگرانی کا کام انجام دے رہا ہے۔

متعدد پاکستانیوں نے سعودی عرب کی حکومت کی وقتاً فوقتاً خدمت کی ہے۔ حکومت پاکستان نے ۱۹۵۳ء میں سعودی حکومت کو چمڑا رنگنے کے دو ماہروں کی خدمات مستعار دیں تاکہ وہ سعودی عرب جا کر قربانی کی کھالوں کو استعمال میں لانے کے امکانات معلوم کریں۔ سعودیہ عرب کو ترقی دینے کے منصوبے تیار کرنے کے لئے ایک فنی مشن بھی بھیجا گیا۔ یہ مشن معدنیات۔ زمین کے پانی کا سروے۔ زراعت و صنعت و مالیات کے ماہرین پر مشتمل تھا حکومت پاکستان نے بجلی کے اعلےٰ انجینیروں کی خدمات بھی سعودی عرب کو فراہم کی ہیں سعودی عرب کو پاکستان کے متعدد ماہرین مالیات نے اس کے مالی مسائل میں وقتاً فوقتاً مشورے دئے ہیں۔ پاکستان کے مشہور ماہر اقتصادیات ڈاکٹر انور اقبال قریشی کئی سال تک سعودی حکومت کے مالی مشیر رہے ہیں۔

شاہ سعود نے صدر پاکستان کو ان کے انتخاب کی کامیابی پر مبارکباد کا خصوصی پیغام بھیجا تھا اور اس میں دونوں ملکوں کے درمیان اسلامی رشتہ اور خوشگوار تعلقات پر زور دیا تھا۔

صدر پاکستان۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سعودیہ عرب کے دورہ پر جا رہے ہیں اس سے صدر پاکستان کو شاہ سعود اور باشندگان سعودیہ عربیہ سے ملنے کا موقعہ ملے گا۔

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ

متحدہ عرب جمہوریہ اور پاکستان کے درمیان ہمیشہ سے انتہائی خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ قابل فخر دوستی اور مکمل تعاون کا یہ مایہ ناز جذبہ نہ صرف اسلامی اخوت کے باعث قائم ہے بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات کے تحت ان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد یکساں ہیں اور وہ عالمی امن کو فروغ دینے اور دنیا میں زندگی کو خوشحال اور سازگار بنانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

۱۹۴۹ء میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں خیر سگالی کے دورہ پر مصر گئے۔ وزیر اعظم پاکستان نے یہ دورہ اسلئے کیا تھا کہ ایک جانب تو انہیں مصر کے ساتھ انتہائی خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی خواہش تھی اور دوسری جانب وہ دنیائے عرب کے باشندوں کی بہبودی سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

۱۹۵۰ء میں پاکستان نے شام کے ساتھ دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ۱۹۵۱ء میں پاکستان اور مصر کے درمیان بھی اسی قسم کا ایک معاہدہ ہوا۔ ثقافت اور تجارت کے میدانوں میں ان دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعاون کا جذبہ ہمیشہ کارفرما رہا۔ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے علاوہ اب ثقافتی معاہدہ پر بھی دستخط ہو چکے ہیں تاکہ دونوں ممالک کے تجارتی رابطوں میں استحکام کے علاوہ ان کے ثقافتی رشتوں میں بھی ترقی ہو۔ ان ممالک کے درمیان ٹیچروں کے تبادلہ کا پروگرام بنایا گیا۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ کے متعدد ٹیچر پاکستانی طلباء کو عربی کی تعلیم دے رہے ہیں۔

عالمی امور میں بھی پاکستان نے ہمیشہ متحدہ عرب جمہوریہ کا ساتھ دیا ہے۔ اقوام متحدہ میں فلسطین کے مسئلہ پر دونوں ممالک نے ایک ہی رویّے کا اظہار کیا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان نے فلسطین کے مہاجرین کی بحالی کے لئے مالی امداد بھی دی۔ پاکستان نے الجزائر کو آزادی دینے کی بھی پرزور حمایت کی ہے۔

صدر ناصر کا دورہ پاکستان

صدر جمال عبدالناصر نے ماہ اپریل میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ صدر ناصر کا کراچی لاہور اور پشاور اور ڈھاکہ غرضیکہ جہاں جہاں وہ گئے پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ معزز مہمان نے پاکستان کے مختلف علاقوں کے باشندوں سے بے تکلف گفتگو کی۔ اور بعض صنعتی منصوبوں اور معاشرتی اداروں کا بھی معائنہ کیا انہوں نے صدر پاکستان سے بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیالات بھی کیا۔

اس موقع پر صدر پاکستان نے صدر ناصر کو "نشان پاکستان" کا اعزاز پیش کیا۔ یہ پاکستان کا اعلےٰ ترین اعزاز ہے۔ بعد ازاں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو متحدہ عرب جمہوریہ کا اعلیٰ ترین اعزاز "قلیدۃ النیل" دیا۔ ڈھاکہ یونیورسٹی نے صدر ناصر کو ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری بھی دی۔

صدر ناصر نے پاکستان سے واپس جاتے ہوئے صدر ایوب خان کو متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور صدر ایوب اس دوست ملک کا دورہ کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں جس سے دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے اور باہمی تعاون میں بھی زبردست اضافہ ہو گا۔

بقیہ صفحہ ۳

نہری پانی کے تنازعہ کی اہمیت

کروانے پر آمادگی کا اظہار کیا اور اس کے بعد ہند اور پاکستان تنازعے کے ایک قانونی اور مستقل حل پر آمادہ ہو گئے اس کے بعد وقفے وقفے سے ان ضمنی معاہدوں کی تاویلات ہندوستان کی جانب سے مختلف ہوتی رہیں ان سب کا ایک ہی مقصد یہ تھا کہ پاکستان پانی پر اپنے مستقل حقوق ترک کر دے۔ ان صبر آزما مرحلوں میں اکثر پاکستان کو کثیر مقدار میں پانی سے محروم رہنا پڑا اور ان سالوں میں متاثرہ علاقوں میں گندم۔ کپاس اور دوسری فصلیں بہت زیادہ متاثر ہوئیں جن کے باعث ۱۹۵۱ء سے اب تک غلہ کی پیداوار کی کمی کا ایک سبب یہ تنازعہ بھی ثابت ہوا ہے۔

بہرحال یہ پچھلے گیارہ سال کی تاریخ ہے اور ہمارے ملک کے اہم ریکارڈ میں شامل ہے مگر اس پریشان کن تنازعے کا خاتمہ ۱۹ ستمبر کو ہو گیا ہے۔ جس کے تصفیے میں بہت بڑا دخل عالمی بنک کے ادارہ کا بھی ہے۔

صدر ایوب نے اپنی نشری تقریر میں بتایا ہے کہ اس سمجھوتے میں کچھ دینے اور کچھ لینے کی روح دونوں جانب سے کارفرما ہے یہ جذبہ خیر سگالی اور اس کی خاطر جو جذبہ رہا ہے صدر موصوف نے عالمی بنک کا دل سے شکریہ ادا کیا ہے جس نے ۱۹۵۰ء سے اب تک کے تمام عرصے میں بڑے خیر سگالی کے ساتھ بڑی دلچسپی اور اس کی بہتری کی خواہش سے [illegible]

بنیادی جمہوریتوں کا انتظام چلانے کے لئے نیم خودمختار ادارہ قائم کیا جائے گا

طوفان سے حفاظت کے لئے مکمل سکیم مرتب کرنے کی ہدایت

لاہور ۲۶ اکتوبر ۔ گورنروں کی کانفرنس نے صوبائی سطح پر بنیادی جمہوریتوں کے نظم و نسق کے لئے اعلیٰ اختیارات کا ایک نیم خودمختار ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ ادارہ ترقیاتی منصوبوں اور دیہی ترقی کے کاموں کی بھی نگرانی کرے گا۔

کانفرنس کی طرف سے حکومت مشرقی پاکستان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کوئی ایسی جامع سکیم تیار کرے جس پر عمل کرنے سے مستقبل میں عوام کو طوفان کی مصیبتوں سے نجات دلائی جا سکے ۔ یہ سکیم منظوری کے لئے مرکزی حکومت کو پیش کی جائے گی ۔

گورنروں کی دو روزہ کانفرنس کل صبح گورنمنٹ ہاؤس میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صدارت میں شروع ہوئی ۔ جس میں دونوں صوبوں کے گورنر ۔ مرکزی کابینہ کے وزیر ۔ منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین زون بی کے ناظم مارشل لا دونوں صوبوں کے چیف سیکرٹری ۔ ناظم کراچی ۔ اور قومی تعمیر نو کے ڈائرکٹر شریک ہوئے ۔

صدر مملکت کل صبح آٹھ بجے وائکونٹ کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچے تھے ۔ وہ ہوائی اڈے سے موٹر کے ذریعے سیدھے گورنمنٹ ہاؤس پہنچ گئے ۔ چنانچہ کانفرنس ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہو گئی ۔

طوفان زدہ علاقے

سب سے پہلے لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان نے اپنے صوبے کے طوفان زدہ علاقوں کی صورت حال کی وضاحت کی ۔ آپ نے بتایا کہ حکومت اور دوسرے ادارے مصیبت زدہ عوام کی امداد کے سلسلے میں کیا کچھ کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد کانفرنس میں حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر غور کیا گیا ۔ جن سے ہنگامی حالات میں عوام کو مصیبت سے نجات دلا سکتے ہیں ۔ آج کے اجلاس میں احتیاطی تدابیر زیر بحث آئیں ان میں خطرے کی گھنٹی بجانا ۔ موسمی پیشگوئیوں کا اعلان کرنا اور ایسی جگہیں تیار کرنا بھی شامل ہیں جہاں عوام ایسے ہنگامی حالات میں سر چھپا سکیں ۔ صوبائی حکومت کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ اس سلسلے میں ایک جامع سکیم تیار کر کے منظوری کے لئے اسے مرکزی حکومت کو پیش کرے ۔

بنیادی جمہوریتیں

کل کے اجلاس میں جس مسئلے پر غور کرنے کے لئے سب سے زیادہ وقت صرف کیا گیا وہ یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں نے دونوں صوبوں میں اس وقت تک کیا کچھ ترقی کی ہے ۔ کانفرنس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ سرکاری طور پر بنیادی جمہوریتوں کی جو رہنمائی کی جا رہی ہے وہ ان مقاصد کے ہم آہنگ ہونی چاہئے کہ پہلی بنیادی جمہوریتیں کے مختلف مرحلوں میں کے ہاتھ میں رہے ۔ کانفرنس نے اس سوال پر بھی غور کیا کہ مختلف سطح پر بنیادی جمہوریتوں کے بجٹ کی پوزیشن کیا ہے ۔ کانفرنس نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ دونوں صوبوں میں بنیادی جمہوریتوں کے مختلف مرحلوں کے وسائل معین کئے جا رہے ہیں تاکہ انہیں اپنی سرگرمیاں جاری کرنے کے قابل بنایا جا سکے ۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ بنیادی جمہوریتوں کے نظم و نسق کے لئے صوبائی سطح پر اعلیٰ اختیارات کا ایک نیم خودمختار ادارہ قائم کیا جائے اور ترقیات اور دیہی امداد کی نگرانی کا کام بھی اسے سونپ دیا جائے ۔ اس وقت صوبوں میں بعض ایسے شعبے قائم ہیں جو بنیادی جمہوریتوں کے نظم و نسق کے ذمہ دار ہیں ۔ اعلیٰ اختیارات کا نیم خودمختار ادارہ اس لئے قائم کیا جا رہا ہے کہ سرخ فیتے کا سد باب ہو سکے اور بنیادی جمہوریتوں کے کام کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکے ۔ دونوں صوبوں کو کہا گیا ہے کہ اس فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے لئے مرکزی حکومت کو تجاویز پیش کریں

کانفرنس میں تجویز پیش کی گئی کہ صوبائی کونسلوں کو ایسی کمیٹیوں میں منقسم کر دیا جائے اور انہیں مختلف نوعیت کے خاص کام سونپ دیئے جائیں ۔ ان کمیٹیوں کو دیئے مشاورتی کام کے علاوہ یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ وہ پالیسیوں کی تکمیل کے کام کے سلسلے میں صورت حال کا جائزہ لیں ۔ یہ کمیٹیاں صرف اطلاع دہندہ اداروں کی حیثیت سے کام کریں گی ۔ لیکن وہ نظم و نسق کے اصل میں مداخلت نہیں کریں گی ۔ اس طرح وہ نئے خیالات پیش کر سکیں گی ۔ حکومت قومی زندگی کی اصلاح کے لئے مختلف قسم کے جو اقدامات کرے گی ان کمیٹیوں کو کس حد تک ان پر عملدرآمد کرنے کا ذمہ دار بنایا جا سکتا ہے ۔ صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان کمیٹیوں کے لئے کام متعین کرنے کی سکیمیں تیار کریں ۔

کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بنیادی جمہوریتوں ۔ دیہی امداد اور اقتصادی ترقی بالخصوص زراعتی ترقی سے تعلق رکھنے والے کام کی براہ راست ذمہ داری کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں پر عائد کی جائے ۔ ایڈیشنل کمشنر اور ڈویژنل ڈپٹی کمشنر ڈویژنوں اور ضلعوں کے روز مرہ کے کام کی نگرانی کریں گے ۔ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت کی ترقیاتی پالیسیوں پر عملدرآمد کرنے کے سلسلے میں ہر کمشنر کے ماتحت اعلیٰ اختیارات کے انسپکٹر مقرر کئے جائیں ۔ یہ انسپکٹر اضلاع میں کام کریں گے ۔ وہ مختلف ضلعی افسروں کو اپنی مدد کے لئے چن سکتے ہیں اس سکیم کی تفصیل صوبائی حکومتوں کی طرف سے تیار کی جائیگی

جہاں تک ٹاؤن کمیٹیوں کا تعلق ہے فیصلہ کیا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹیوں کو اختیار دیا جائے کہ وہ ٹاؤن کمیٹیوں کے لئے بعض خاص کام سونپ دیں ۔ اور اب یہ دیگر امور کی تکمیل کے لئے فنڈ بھی فراہم کریں ۔ فیصلہ کیا گیا کہ اچھی یونین کونسلوں کو (جو مختلف امور میں بہترین نتائج دکھائیں) نقد انعام دیا جائے ۔ یہ انعام ان کے فنڈ کا جزو ہوگا ۔ فیصلہ کیا گیا کہ دونوں صوبوں میں جلد از جلد مختلف مقامات پر مویشیوں کے میلے اور اسی قسم کے دوسرے میلے لگائے جائیں اور زراعتی اور دیہی صنعتوں کی نمائشیں کی جائیں ۔ آج کانفرنس کا اجلاس ۵ گھنٹے تک جاری رہا ۔ آج صبح ساڑھے آٹھ بجے اجلاس پھر منعقد ہوگا ۔

اداء ذکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مسئلہ کشمیر اس وقت تک زندہ رہے گا جب تک اسے حل نہیں کر لیا جاتا

نیویارک میں نہرو کے انٹرویو سے کوئی متاثر نہیں ہوا (بھٹو)

لاہور ۲۵ اکتوبر ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل لاہور میں بتایا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مسئلہ کشمیر کے متعلق امریکہ میں ٹیلی ویژن پر جو کراؤن انٹرویو دیا اس سے اقوام متحدہ میں دوسرے ممالک کے مندوبین اور امریکی عوام متاثر نہیں ہوئے ۔

آپ نے کہا کہ ساری دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا یہ بیان مبنی بر حقیقت نہیں کہ کشمیری عوام اپنے وطن عزیز کے مستقبل کے مسئلہ کو فراموش کر چکے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ ساری دنیا کو یہ بھی معلوم ہے کہ صرف پنڈت نہرو کے کہنے سے یہ مسئلہ ختم نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ یہ مسئلہ آج بھی ویسے ہی حل طلب ہے ۔ جیسا کہ بارہ سال قبل تھا ۔ اور یہ اس وقت تک زندہ رہیگا جب تک کہ اسے منصفانہ طور پر حل نہیں کیا جاتا

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے ۔ آپ نے یہاں پہنچتے ہی بجلی ایندھن اور قدرتی وسائل کے وزیر کی حیثیت سے گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کی اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی کارگزاری کے بارے میں رپورٹ دی ۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں !

غیر ملکی سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے صوبوں میں بورڈ قائم کئے جائیں گے

لاہور میں گورنروں کی دو روزہ کانفرنس ختم ہو گئی

لاہور ۲۶ ؍ اکتوبر - گورنروں کی دو روزہ کانفرنس صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صدارت میں کل ختم ہو گئی۔ کل اقتصادی ترقی کے مختلف پہلو زیر بحث لانے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے صوبوں میں بورڈ قائم کئے جائیں۔ جن کا برآمد بڑھانے کے مرکزی ادارے سے براہ راست تعلق رہے۔ کل کے اجلاس میں کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو مزید اختیارات دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکوں کی تعمیر کے متعلق بھی کئی فیصلے کئے گئے۔

کل کے اجلاس کے آغاز میں صوبائی نظم و نسق کمیشن کی رپورٹ (جسے حکومت منظور کر چکی ہے) کے مطابق کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو زیادہ اختیارات دینے کے سلسلے میں تفصیل کے ساتھ بحث ہوئی۔ چنانچہ کانفرنس کو مطلع کیا گیا کہ اس رپورٹ پر عمل درآمد کرتے وقت مجوزہ اختیارات کا بڑا حصہ کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو دیا جا چکا ہے۔ البتہ بعض ایسے اختیارات ہیں جو ابھی تک انہیں تفویض نہیں کئے گئے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ بعض ضابطوں میں فی الفور رد و بدل کرنے کے بعد بقیہ اختیارات بھی انہیں سونپ دیئے جائیں۔

کل کے اجلاس میں سڑکوں کو فروغ دینے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ اس سلسلے میں قومی شاہراہوں کی دیکھ بھال، ان کی مرمت اور سڑکوں کی تعمیر کا سوال بھی زیر بحث آیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ سڑکوں کی مرمت اور نئے تعمیراتی پروگرام میں توازن قائم رکھنا چاہیئے البتہ دونوں صوبوں کی خاص ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ اس سلسلے میں ریلوے اور مواصلات کی وزارت، وزارت خزانہ اور دونوں صوبے مزید تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور مفصل رپورٹ صدارتی کابینہ کو پیش کریں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ پارلیمنٹ میں
صدر ایوب کی تقریر

کراچی ۲۶ ؍ اکتوبر - متحدہ عرب جمہوریہ کا جو پارلیمانی وفد آج کل کراچی آیا ہوا ہے اس کے لیڈر فواد جلال (جو متحدہ عرب جمہوریہ کے ڈپٹی سپیکر بھی ہیں) نے بیان میں کہا کہ صدر پاکستان پانچ نومبر کو جب قاہرہ پہنچیں گے تو ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ آپ نے کہا صدر ایوب پارلیمنٹ سے بھی خطاب کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان کی بنیادی جمہوریتوں کا نظام متحدہ عرب جمہوریہ کے نظام سے ملتا جلتا ہے متحدہ عرب جمہوریہ کا یہ وفد ٹوکیو کی انٹر پارلیمنٹری کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد قاہرہ واپس جاتے ہوئے دو دن کے لئے کراچی ٹھہر گیا تھا۔ وفد کے لیڈر نے کہا کہ اس سال کے اختتام سے پہلے متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی کا ایک وفد پاکستان آئے گا

ہائیڈروجن بم کی زمین دوز ذخیرہ گاہیں

لنڈن ۲۶ ؍ اکتوبر - برطانوی وزارت دفاع نے اس خبر کی تصدیق یا تردید سے انکار کر دیا ہے۔ کہ برطانیہ نے قبرص - عدن - سنگاپور - اور مشرقی افریقہ میں زمین دوز ذخیرہ گاہیں بنا کر ان میں ہائیڈروجن بم جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام ہائیڈروجن بم برطانیہ میں جمع کر دینے کی بجائے انہیں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا دیا جائے بعض نامہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ بم چند مقامات پر پہلے ہی بھیجے جا چکے ہیں۔

برطانیہ اور عرب جمہوریہ میں
سفارتی تعلقات

قاہرہ ۲۶ ؍ اکتوبر - یہاں کے ایک اخبار "روز یوسف" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ آئندہ مہینے کے وسط تک ایک دوسرے کے ملک میں اپنے اپنے سفیر مقرر کر دیں گے۔

درخواست دعا

میری بچی امۃ الحی بنت منور احمد صاحب ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

حلیمہ بیگم دار الصدر غربی ربوہ

دعوت ولیمہ

مؤرخہ ۲۴ ؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء مکرم چوہدری محمد تقی صاحب (دار الصدر غربی ربوہ) نے اپنے فرزند رفیع احمد صاحب بی۔اے (آنرز) کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور بہت سے مقامی احباب نے شرکت کی۔ رفیع احمد صاحب کی شادی مؤرخہ ۲۳ ؍ اکتوبر کو پروین اسلام صاحبہ (بی۔اے) بنت پیر محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر سالار والا ہائی سکول کے ہمراہ ہوئی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

چائے فروخت کرنے سے انکار کے الزام میں گرفتاریاں

لاہور کے مختلف حصوں میں انفورسمنٹ سٹاف کے چھاپے

لاہور ۲۶ ؍ اکتوبر - صوبائی انفورسمنٹ سٹاف کے چوہدری علی اصغر نے آج شہر کے مختلف حصوں میں چھاپے مار کر تین بڑے دکانداروں کو چائے فروخت کرنے سے انکار کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے پولیس نے ان تینوں ملزموں کی دکانوں سے خاصی تعداد میں چائے کے ڈبے برآمد کئے ہیں۔

پولیس نے سب سے پہلا چھاپہ ڈولنٹن مارکیٹ میں پنجاب سٹور پر مارا اس دکان کے مالک کے متعلق شکایت ملی تھی۔ کہ وہ عمدہ قسم کی چائے عام گاہکوں کے ہاتھ فروخت نہیں کرتا بلکہ با اعتماد لوگوں کو ہی مال دیتا ہے۔ اس اطلاع کی بناء پر ملزم کی دکان پر ایک گاہک بھیجا گیا تو اس نے اسے چائے دینے سے انکار کر دیا اس پر اس کی دکان پر چھاپہ مارا گیا۔ تو وہاں سے خاصی مقدار میں چائے برآمد ہوئی اس پر اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اسی طرح اکبری منڈی کے محمد حفیظ اور پرانی انارکلی کے غلام احمد کو بھی اسی الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

روس اور بھارت کی تجارت دگنی ہو جائیگی

نئی دہلی ۲۶ ؍ اکتوبر - روس اور بھارت کی تجارتی بات چیت کل ختم ہو گئی ہے اور باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق دونوں ملکوں نے ۱۹۶۱ء تک اپنی باہمی تجارت میں سو فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں دونوں ملکوں میں سنتالیس کروڑ روپے کی تجارت ہوئی تھی اس وقت بھارت روس سے جتنی رقم کی اشیاء خریدتا ہے اس سے دگنی رقم کی روس کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔

درخواست دعا

لاہور (بذریعہ فون) پچھلے دنوں (میجر جنرل) نذیر احمد صاحب کا اپریشن ہوا تھا اپریشن کے بعد ابھی تک ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے تازہ اطلاع یہ ہے کہ ان کی حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت۔ درویشان قادیان اور خاص طور پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحتیاب کرے۔ آمین

(بدر بیگم لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴